نئی افغان کابینہ اور خطے کا مستقبل

افغانستان کے منتخب صدر حامد کرزئی نے آئندہ پانچ برس کے لئے اپنی جس کابینہ کا جمعرات کو اعلان کیا ہے اس میں جنگجو سرداروں کے نظر انداز کئے جانے اور ٹیکنو کریٹس کی ایک قابل ذکر تعداد کی شمولیت سے عدم استحکام کی موجودہ صورتحال کے خاتمے اور اکیسویں صدی کے چیلنجوں سے عہدہ برآ ہونے کی ترجیحات کا اظہار ہوتا ہے۔ امریکا کی فوجی کارروائی کے بعد 2001ء میں جناب حامد کرزئی نے جو عبوری حکومت تشکیل دی اس میں اس وقت کی ابتر سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض طاقتور جنگجو سرداروں کو شامل کرنا ان کی مجبوری تھی۔ تین سال کے عبوری دور میں افغان قوم کو ان وارلارڈ کی باہمی رقابتوں اور چپقلشوں کے نتیجے میں کئی بار خونریز تصادم کا سامنا کرنا پڑا اس دوران منشیات کی پیداوار اور اسمگلنگ میں اضافے سے مغربی ملکوں کی تشویش بھی بڑھی۔ لیکن اکتوبر 2004ء کے صدارتی انتخاب میں 55 فیصد ووٹوں سے شاندار کامیابی کے بعد انہوں نے افغان عوام سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک ایسی صاف ستھری، باصلاحیت اور فعال کابینہ دیں گے جس میں وارلارڈز شامل نہیں ہوں گے۔ نئی کابینہ کے اعلان کا ملک میں بے چینی سے انتظار کیا جارہا تھا لیکن افغانستان جیسے نسلی اور لسانی بنیادوں پر منقسم ملک میں وزرا کا انتخاب بہرحال آسان کام نہیں۔ پھر افغانستان کے نئے آئین میں وزراء کی اہلیت کا جو معیار مقرر کیا گیا ہے اس کی پابندی بھی کرنی تھی۔ سال رواں کے آغاز میں منظور کئے گئے افغانستان کے آئین میں واضح کیا گیا ہے کہ کابینہ کے ارکان اعلیٰ تعلیمی ڈگریوں کے حامل ہوں گے۔ ان کا انتخاب محض ان کے جنگجویانہ پس منظر کی بنیاد پر نہیں کیا جائے گا۔ سابقہ کابینہ میں شامل کئی طاقتور جنگجو سردار دہری شہریت کے بھی حامل تھے۔ نئی کابینہ تشکیل دیتے وقت اصولی طور پر یہ طے کرلیا گیا تھا کہ اب دہری شہریت کے حامل کسی فرد کو وزیر نہیں بنایا جائے گا۔ ان عوامل اور حکومت میں شمولیت کے لئے بعض گروپوں کی کوششوں کے پس منظر میں نئی کابینہ کی تشکیل کئی بار مؤخر ہوئی۔ تاہم جمعرات کو جس کابینہ کا اعلان کیا گیا ہے اس میں وزراتوں کی تعداد 30 سے گھٹا کر 27 کردی گئی ہے۔ کابینہ کے 9 ارکان پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حامل ہیں اور اس کی تشکیل میں نسلی توازن کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔ صدر کرزئی نے سابق وزیر دفاع جنرل محمد فہیم سمیت کئی اہم وارلارڈز کو نئی کابینہ میں نظر انداز کردیا ہے تاہم ہرات کے سابق گورنر اسماعیل خاں کو کابینہ میں شامل کیا ہے جن کے بارے میں انسانی حقوق کی تنظیموں کے بعض تحفظات ہیں۔ انہیں وزارت توانائی کا قلمدان دیا گیا ہے۔ سابق وزیر دفاع جنرل فہیم کی جگہ ان کے نائب پشتون لیڈر عبدالرحیم وردگ کا تقرر کیا گیا ہے۔ جنھوں نے امریکا میں فوجی تربیت حاصل کی تھی۔ عبداللہ عبداللہ کو وزیر خارجہ کے عہدے پر برقرار رکھا گیا ہے۔ صدارتی انتخابات میں حصہ لینے والی واحد خاتون امیدوار مسعودہ جلال کو امور خواتین کی وزارت دی گئی ہے۔ کابینہ میں دو اور خواتین بھی شامل ہیں۔ اس طرح افغانستان کی تاریخ میں پہلی بار تین خواتین بیک وقت مرکزی وزارتوں پر فائز ہیں۔ سابق نائب وزیر مہاجرین حبیب اللہ قادری کو انسداد منشیات کا قلمدان ملنے کو بھی یہی معنی دیئے جارہے ہیں کہ پوست کی کاشت، افیون اور ہیروئن کی تیاری اور منشیات کی اسمگلنگ روکنے کے اقدامات کو نئی انتظامیہ میں ترجیحی حیثیت حاصل ہوگی۔ مغربی سفارتکاروں نے نئی کابینہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ اب افیون کی تیاری اور اسمگلنگ کے اقدامات پر بھرپور توجہ دی جائے گی۔ جہاں تک اسلام آباد کا تعلق ہے پڑوسی ملک افغانستان میں کسی بھی انتشار، بدنظمی اور عدم استحکام سے پاکستان بھی متاثر ہوتا ہے۔ کابل میں ٹیکنوکریٹس پر مشتمل حکومت کے قیام سے افغانستان میں قیام امن اور سیاسی و سماجی مسائل کے پائیدار حل کیلئے جو امیدیں وابستہ کی جارہی ہیں وہ پاکستان کے لئے بھی حوصلہ افزا ہیں۔ نئی کابینہ کی تشکیل سے افغانستان کی سول سوسائٹی میں بہتری لانے کی جن ترجیحات کا اظہار ہوا ہے وہ پاکستان سمیت تمام ہمسایہ ممالک کے لئے خوش آئند ہیں۔ توقع کی جانی چاہئے کہ افغانستان آنے والے مہینوں اور برسوں میں تعمیر، ترقی اور سیاسی استحکام کی جانب بڑھے گا جو پورے خطے میں دیرپا سکون اور سیاسی پیش رفت کی بنیاد بن سکتا ہے۔